بسم الله الرحمن الرحيم

إن الحمد لله........

أمابعد

فإلىٰ إخوان المسلمين في باكستان

السلام و عليكم و رحمة‌الله و بركاته

قال الله تعالىٰ

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَ الْمُنٰفِقِيْنَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ وَ مَاْوٰهُمْ جَهَنَّمُ وَ بِئْسَ الْمَصِيْرُ (التوبة:۷۳)

....

.... أسامه بن محمد بن لادن

یقیناً تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں........

امابعد

پاکستان میں بسنے والے میرے مسلمان بھائیوں کے نام

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

''اے نبی! جہاد کیجیے کافروں اور منافقوں کے خلاف اور ان پر سختی کیجیے۔ اور ان کا ٹھکانہ جہنم ہے اور وہ بہت ہی بری جگہ ہے۔'' (التوبة:۷۳)

....

.... اسامہ بن محمد بن لادن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حي على الجهاد

شیخ اسامہ بن محمد بن لادن کا پیغام، اہلِ پاکستان کے نام

رمضان المبارک ۱۴۲۸ھ بمطابق ستمبر ۲۰۰۷ء

یقیناً تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں۔ ہم اسی کی تعریف کرتے ہیں، اسی سے مدد مانگتے ہیں اور اسی سے مغفرت طلب کرتے ہیں۔ ہم اللہ کی پناہ مانگتے ہیں اپنے نفسوں کے شرور سے اور اپنے اعمال کے برے نتائج سے۔ جسے اللہ ہدایت دے اسے گمراہ کرنے والا کوئی نہیں اور جسے وہ گمراہ کر دے تو اسے راہ دکھلانے والا کوئی نہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی الٰہ نہیں۔ وہ تنہا ہے، کوئی اس کا شریک نہیں۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

اما بعد،

پاکستان میں بسنے والے میرے مسلمان بھائیوں کے نام:

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَ الْمُنٰفِقِيْنَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ وَ مَاْوٰهُمْ جَهَنَّمُ وَ بِئْسَ الْمَصِيْرُ. (التوبة: ۷۳)

”اے نبی! جہاد کیجیے کافروں اور منافقوں کے خلاف اور ان پر سختی کیجیے۔ اور ان کا ٹھکانہ جہنم ہے اور وہ بہت ہی بری جگہ ہے۔“

اور رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ:

”جو مسلمان بھی کسی ایسے موقع پر دوسرے مسلمان کا ساتھ چھوڑے

جہاں اس کی عزت گھٹائی جا رہی ہو اور اس کی حرمت پامال کی جا رہی ہو، تو اللہ تعالیٰ ضرور ایسے موقع پر اس کا ساتھ چھوڑ دیتے ہیں جہاں وہ چاہ رہا ہوتا ہے کہ اللہ اس کی مدد کریں۔ اور جو مسلمان بھی کسی ایسے موقع پر دوسرے مسلمان کی مدد کرے جہاں اس کی عزت گھٹائی جا رہی ہو اور اس کی حرمت پامال کی جا رہی ہو تو اللہ تعالیٰ ضرور ایسے موقع پر اس کی مدد فرماتے ہیں جہاں وہ چاہ رہا ہوتا ہے کہ اللہ اس کی مدد کریں۔'' (أبو داؤد: كتاب الأدب، باب من رد عن مسلم غيبة)

پرویز کا شہرِ اسلام، اسلام آباد میں واقع لال مسجد پر حملہ اتنا ہی اندوہ ناک واقعہ ہے جتنا اندوہ ناک ہندوؤں کا بابری مسجد پر حملہ اور اس کو مسمار کرنے کا جرم تھا۔ یہ واقعہ بہت سی اہم اور خطرناک باتوں پر دلالت کرتا ہے، جن میں سے اہم ترین امور یہ ہیں:

سب سے پہلی بات جو اس واقعے سے صاف ظاہر ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ پرویز اب بھی پورے شدومدّ سے امریکہ سے دوستی، امریکہ کی کامل فرمانبرداری اور مسلمانوں کے خلاف امریکہ کی نصرت کرنے کے راستے پر قائم ہے۔ اور یہ فعل اسلام کے دائرے سے خارج کرنے والے ان دس نواقض میں سے ایک ہے جو کہ علمائے دین کے یہاں معروف ہیں۔ اور ایسے حاکم کے خلاف مسلح خروج کرنا اور اسے ہٹانا واجب ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُوْدَ وَ النَّصٰرٰٓى اَوْلِيَآءَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ وَ مَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ. (المائدة: ۵۱)

''اے ایمان والو! یہود اور نصاریٰ کو اپنا ساتھی نہ بناؤ، یہ ایک دوسرے کے ساتھی ہیں۔ اور تم میں سے جو شخص بھی ان کو اپنا ساتھی بنائے وہ انہی میں سے ہے۔ بے شک اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتے۔''

اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان کہ ''تم میں سے جو شخص بھی ان (کافروں) کو اپنا ساتھی بنائے گا وہ انہی میں سے ہے'' یہ معنی رکھتا ہے کہ کافروں کا ساتھ دینے والا کفر میں بھی ان کے ساتھ شریک ہے، جیسا کہ اہلِ تفسیر

نے اس آیت کے ذیل میں لکھا ہے۔یہی وہ حکمِ شرعی ہے جس کا فتویٰ مفتی نظام الدین شامزئی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی دیا تھا،اور(گیارہ ستمبر کو) نیو یارک پر ہونے والے مبارک حملوں کے بعد جاری کردہ اپنے مشہور فتوے میں اس مسئلے کو خصوصیت سے اجاگر کیا تھا۔آپؒ اس فتوے میں لکھتے ہیں کہ:

''اگر ایک اسلامی ملک کا حاکم بلادِ اسلامیہ پر حملے میں کسی کافر ملک کی مدد کرے تو شریعت کی رو سے مسلمانوں پر لازم ہو جاتا ہے کہ وہ اسے حکومت سے بزور ہٹائیں اور اسے شرعاً اسلام اور مسلمانوں کا غدار گردانیں۔''

پس اے اسلامیانِ پاکستان!

بلاشبہ مفتی نظام الدین شامزئی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے کاندھے پر موجود بھاری ذمہ داری کا حق ادا کر دیا تھا۔آپؒ نے ڈنکے کی چوٹ پر کلمہءحق کہا اور مخلوق کی ناراضگی کی کچھ پرواہ نہ کی،اور اپنی جان و مال کو خطرے میں ڈالتے ہوئے پرویز کے بارے میں اللہ کا حکم پوری وضاحت سے بیان کر ڈالا کہ وہ اسلام اور مسلمانوں کا غدار ہے اور اسے ہٹانا واجب ہے۔یہی وہ فتویٰ ہے جس نے پرویز اور اس کے امریکی آقاؤں کو غصہ دلایا،اور میرے خیال میں مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا قاتل بھی ان کے سوا کوئی نہیں۔مفتی نظام الدین شامزئیؒ اپنا فرض ادا کر کے چلے گئے اور بہت سے علمائے سوء کے رویے کے برعکس حق بات کو باطل سے نہیں بدلا۔لیکن ہمارے حصے کا فرض ابھی بھی ہم پر باقی ہے۔اس فرض کی ادائیگی میں پہلے ہی ہم سے بہت تاخیر ہو چکی ہے کیونکہ یہ فتویٰ صادر ہوئے تو اب چھ سال گزر چکے ہیں۔پس ہمیں چاہیئے کہ اب ہم اس کمی کو پورا کرنے کے لیے اٹھ کھڑے ہوں،امید ہے کہ یوں اللہ میری اور آپ کی کوتاہی معاف فرما دیں گے۔

دوسری اہم بات جو لال مسجد کے واقعے سے پتہ چلتی ہے وہ یہ ہے کہ حکومت کا مولانا عبدالعزیز کو ذرائع ابلاغ پر عورتوں کے لباس میں پیش کرنا اس بات کی واضح دلیل ہے کہ پرویز اور اس کی حکومت اسلام اور مخلص علمائے اسلام کے لیے کس قدر بغض وعناد رکھتی ہے،اور کس طرح وہ ان کے ساتھ استہزاء کرتے ہیں ۔اور بلاشبہ یہ بغض وعناد رکھنا اور یہ استہزاء کرنا کفرِ اکبر ہے اور ان کا مرتکب دائرہءاسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَلَـئِنۡ سَاَلۡتَهُمۡ لَيَقُوۡلُنَّ اِنَّمَا كُنَّا نَخُوۡضُ وَ نَلۡعَبُ قُلۡ اَبِاللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ وَ

رَسُوۡلِهٖ كُنۡتُمۡ تَسۡتَهۡزِءُوۡنَ. لَا تَعۡتَذِرُوۡا قَدۡ كَفَرۡتُمۡ بَعۡدَ اِيۡمَانِكُمۡ اِنۡ نَّعۡفُ عَنۡ طَآئِفَةٍ مِّنۡكُمۡ نُعَذِّبۡ طَآئِفَةً بِاَنَّهُمۡ كَانُوۡا مُجۡرِمِيۡنَ.

(التوبة: ٦٥،٦٦)

"اور اگر تم ان سے (اس بارے میں) دریافت کرو تو کہیں گے کہ ہم تو یوں ہی بات چیت اور دل لگی کر رہے تھے۔ کہو کہ کیا تم اللہ اور اس کی آیتوں اور اس کے رسول سے ہنسی کرتے تھے؟ بہانے مت بناؤ، تم ایمان لانے کے بعد کفر کر چکے ہو۔ اگر ہم تم میں سے ایک جماعت کو معاف کر دیں تو دوسری جماعت کو سزا بھی دیں گے کیونکہ اصل میں وہی مجرم تھے۔"

اگر آپ چاہیں تو تفسیر ابنِ کثیرؒ میں ان آیات کی تشریح خود پڑھ کر دیکھ لیجیے۔

تیسری اہم بات یہ ہے کہ ایسے ہی نازک واقعات لوگوں میں تمیز کرنے کا ذریعہ بنتے ہیں۔ رحمان کے ساتھی اور شیطان کے ساتھی چھٹ کر علیحدہ ہو جاتے ہیں۔ پس وہ حقیقی علمائے دین جو اولیائے رحمان ہوتے ہیں ایسے مواقع پر بھی کھل کر حق بات کہتے ہیں۔ اور اگر کسی وجہ سے بے بس ہو جائیں یا کمزور پڑ جائیں تو خاموش ہو جاتے ہیں، لیکن کسی ایک بھی قول یا عمل سے باطل کا ساتھ دینے پر تیار نہیں ہوتے۔ لیکن جہاں تک اولیائے شیطان کا تعلق ہے تو پاکستان کی فوج اور خفیہ ایجنسیاں انہیں کھینچ کر قولِ باطل کہنے اور اہلِ باطل کی نصرت کرنے کی راہ پر لے آتی ہیں۔ پس ان میں سے کوئی تو پرویز اور اس کی فوج کے ساتھ اتحاد و یکجہتی کی دعوت دیتا ہے، کوئی طاغوتی افواج کے خلاف فدائی حملوں کو حرام قرار دیتا ہے اور کوئی براہِ راست مجاہدین پر حملہ آور ہوتے ہوئے ان پر طعن و تشنیع کرتا ہے، اور بلاشبہ یہ منافقین کا ساطرزِ عمل ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

اَشِحَّةً عَلَيۡكُمۡ فَاِذَا جَآءَ الۡخَوۡفُ رَاَيۡتَهُمۡ يَنۡظُرُوۡنَ اِلَيۡكَ تَدُوۡرُ اَعۡيُنُهُمۡ كَالَّذِىۡ يُغۡشٰى عَلَيۡهِ مِنَ الۡمَوۡتِ فَاِذَا ذَهَبَ الۡخَوۡفُ سَلَقُوۡكُمۡ بِاَلۡسِنَةٍ حِدَادٍ اَشِحَّةً عَلَى الۡخَيۡرِ اُولٰٓئِكَ لَمۡ يُؤۡمِنُوۡا فَاَحۡبَطَ اللّٰهُ اَعۡمَالَهُمۡ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيۡرًا.

(الأحزاب: ١٩)

''یہ تمہارے بارے میں بخل کرتے ہیں۔ پھر جب خوف و دہشت (کا وقت) آتا ہے تو تم ان کو دیکھو گے کہ تمہاری طرف دیکھ رہے ہیں (اور) ان کی آنکھیں اس طرح گھوم رہی ہیں جیسے کسی کو موت سے غشی آ رہی ہو۔ پھر جب خوف جاتا رہتا ہے تو تیز زبانوں کے ساتھ تمہارے بارے میں طعن و تشنیع کرنے لگتے ہیں اور یہ مال کے بڑے ہی حریص ہیں ۔ یہ لوگ (حقیقت میں) ایمان لائے ہی نہ تھے تو اللہ نے ان کے اعمال برباد کر دیئے۔ اور یہ اللہ کے لیے نہایت آسان تھا۔''

پس جو کوئی بھی ہمارے امام، مولانا عبدالرشید غازیؒ کی نصرت سے ہاتھ کھینچ کر بیٹھا رہا تو اس کا شمار اللہ کے یہاں بھی ''قاعدین'' (بیٹھے رہنے والوں) ہی میں ہوگا۔ اور جو کوئی اس سے بھی آگے بڑھا اور پرویز کا ساتھ دیتے ہوئے اس نے آپؒ کی مخالفت کی، یہ دعویٰ کیا کہ اسلام ایسے قتال کا قائل ہی نہیں، قتال فی سبیل اللہ کی مذمت کرتے ہوئے اسے دہشت گردی قرار دیا اور یہ کہا کہ اصل رستہ تو پرامن مظاہرات اور جمہوری ذرائع کو اختیار کرنے کا رستہ ہے تو ایسا شخص یقیناً گمراہ ہے اور درحقیقت اس نے منافقین کا رستہ اختیار کیا ہے۔

جس طرح آج سے تقریباً دو دہائیاں قبل پاکستان کی سرزمین نے ائمہء اسلام میں سے ایک عظیم امام، بطلِ جہاد امام عبداللہ عزام رحمۃ اللہ علیہ کی شہادت دیکھی تھی اور یہاں کی مٹی ان کے پاکیزہ خون سے سیراب ہوئی تھی، اسی طرح آج ایک مرتبہ پھر ہمیں اسی سرزمین پر ایک اور عظیم امام دیکھنے کا شرف حاصل ہوا ہے، جو محض اہلِ پاکستان ہی کے لیے نہیں بلکہ پوری امتِ مسلمہ کے لیے ایک امام کی حیثیت رکھتے ہیں۔ یہ امام مولانا عبدالرشید غازی رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ آپؒ نے، آپؒ کے ساتھیوں اور طلباء نے اور جامعہ حفصہ کی طالبات نے شریعتِ اسلامیہ کے نفاذ کا مطالبہ کیا کیونکہ ہماری تخلیق کا مقصد ہی یہ ہے کہ ہم اللہ کے عطا کردہ دین اسلام کے مطابق اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں۔ پس یہ سب لوگ درحقیقت اسی عظیم مقصد کی خاطر قتل ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَ مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَ الْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ. (الذاريات: ٥٦)

''اور میں نے جنوں اور انسانوں کو اسی لئے پیدا کیا ہے کہ وہ میری عبادت کریں۔''

پس انہوں نے اپنی سب سے قیمتی متاع اس راہ میں لٹا دی اور اپنا دین بچانے کی خاطر اپنی جانیں قربان کر ڈالیں۔ میں اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ ان سب کی شہادتیں قبول فرمائے!

بلاشبہ لال مسجد کے ان شہداء کو بدعہدی اور خیانت سے قتل کیا گیا۔ مرتد و کافر پرویز اور اس کے ساتھیوں نے ان شہداء کے لہو سے ہاتھ رنگے، حالانکہ ان کا دعویٰ تھا کہ اس فوج کا مقصد تو کافروں کے مقابلے میں مسلمانوں کی حفاظت کرنا ہے۔ لیکن یہاں تو اس کے بالکل برعکس اسی فوج نے مسلمانوں کے قتلِ عام میں کفار کے مددگار اور آلہء کار کا کردار ادا کیا۔ اسی پرویز نے مسئلہء کشمیر کو دریا برد کر دیا اور ہندوؤں اور عیسائیوں کو راضی کرنے کے لیے آزادیٔ کشمیر کی خاطر لڑنے والے مقاتلین پر ہر طرح کی پابندیاں لگا دیں۔ پھر اسی پرویز نے اپنے فوجی اور ہوائی اڈے امریکہ کے لیے کھول دیئے تاکہ وہ افغانستان کے مسلمانوں پر حملہ آور ہو سکے۔ پھر یہ سب بھی آپ لوگوں نے دیکھا کہ اس فوج نے اہلِ سوات پر چڑھائی کی کیونکہ وہ نفاذِ شریعت کا مطالبہ کر رہے تھے۔ پھر اسی طرح یہ فوج وزیرستان پر بھی حملہ آور ہوئی۔ اور یہ عظیم غداری تو اس کے علاوہ ہے کہ اسی فوج نے عرب مجاہدین کو، صحابہ رضوان اللہ علیہم کی اولادوں کو، پکڑ پکڑ کر عالمی کفر کے سردار امریکہ کے حوالے کیا۔

چنانچہ پرویز، اس کے وزراء، اس کی افواج اور وہ تمام لوگ جنہوں نے ان کی مدد کی، مسلمانوں کا خون بہانے میں باہم شریک ہیں۔ پس جس نے جانتے بوجھتے اور پوری رضامندی کے ساتھ پرویز کی مدد کی تو وہ بھی پرویز کی طرح کافر ہے۔ اور جس نے جانتے بوجھتے مگر جبر و اکراہ کے تحت اس کی مدد کی تو یہ جبر و اکراہ شرعاً کوئی عذر نہیں بن سکتا، کیونکہ جس شخص کو قتل پر مجبور کیا جا رہا ہو اس کی جان مقتول کی جان سے زیادہ قیمتی نہیں ہوتی (کہ وہ اپنی جان بچانے کی خاطر دوسرے مسلمان کی جان لے لے)۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ:

> ''اگر آسمان و زمین کے تمام لوگ ایک مومن کے خون میں شریک ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ ان سب کو اوندھے منہ جہنم میں ڈال دیں گے۔''
>
> **(ترمذي، كتاب الديّات عن رسول اللّٰه صلىٰ اللّٰه عليه وسلم، باب الحكم في الدماء)**

میں پاکستانی فوج کے نمازی فوجیوں سے بھی یہی کہتا ہوں کہ تم پر لازم ہے کہ تم اپنی نوکریوں سے

استعفے دو، اور پھر سے اسلام میں داخل ہو اور پرویز اور اس کے شرک سے برأت کا اعلان کرو۔

عین ممکن ہے کہ بعض منافقین، مثلاً علمائے سوء وغیرہ یہ بات کہیں کہ اسلام تو ہمیں یہ حکم دیتا ہے کہ ہم سب......یعنی عوام، فوج اور حکومت...... باہم مل جل کر رہیں تا کہ یکجان ہو کر بیرونی دشمنوں کا مقابلہ کیا جاسکے اور فتنہ وفساد سے بچا جا سکے۔ میں اس کے جواب میں یہ کہتا ہوں کہ جو کوئی بھی یہ بات کرے وہ درحقیقت اللہ پر جھوٹ باندھتا ہے۔ یہ حکومت اور فوج تو خود امت کے دشمن بن چکے ہیں اور ان کی حیثیت محض کفار کے ہاتھوں میں موجود اسلحے کی سی ہے جس کا رخ ہمیشہ مسلمانوں ہی کی طرف ہوتا ہے۔ یہ زندگی کے تمام معاملات میں دینِ اسلام کی طرف رجوع کرنے سے انکاری ہیں، خواہ سیاست ہو یا اقتصادیات، معاشرت ہو یا کوئی بھی دیگر شعبۂ حیات۔ اور بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے ان سے اور ان جیسے دیگر دشمنوں سے جنگ کرنے کا حکم دیا ہے، نہ کہ ان کے ساتھ اکٹھے ہونے اور انہی سے چمٹے رہنے کا، جیسا کہ ان منافقین کا دعویٰ ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّ يَكُوْنَ الدِّيْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ. (الأنفال: ۳۹)

''اور ان لوگوں سے لڑتے رہو یہاں تک کہ فتنہ باقی نہ رہے اور دین پورے کا پورا اللہ ہی کے لیے ہو جائے۔''

پس اگر دین کچھ تو اللہ کے لیے ہو اور کچھ غیر اللہ کے لیے، تو قتال واجب ہو جاتا ہے تا آنکہ پورے کا پورا دین اللہ ہی کے لیے خالص ہو جائے۔ ہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے افغان مجاہدین کے ساتھ مل کر (پہلے افغان جہاد میں) روس کے خلاف لڑے تھے۔ اس وقت افغانی فوج کی حیثیت بھی بس کفار کے ہاتھوں میں موجود اسلحے کی سی تھی جو صرف ہمارے خلاف ہی استعمال ہوتا تھا۔ وہ افغانی فوجی بھی نمازیں پڑھتے تھے، روزے رکھتے تھے۔ لیکن عالمِ اسلام کے کبار علماء نے اس وقت اس افغان فوج کے خلاف جنگ کرنے کا فتویٰ دیا تھا، اور یہ فتویٰ دینے والوں میں پاکستان کے علماء بھی شامل تھے۔ پھر روس کے نکلنے کے بعد پاکستان کے علماء نے شمالی اتحاد کے خلاف جنگ میں بھی طالبان کی تائید کی تھی، حالانکہ شمالی اتحاد والے بھی نمازیں پڑھتے تھے اور روزے رکھتے تھے۔ تو کیا پرویز وافواجِ پرویز اور احمد شاہ مسعود، ربانی اور سیاف وغیرہ کی افواج کے مابین کوئی فرق ہے؟ یقیناً کوئی فرق نہیں! ان میں سے ہر ایک نے صلیبیوں کی طرف سے اسلام اور اہلِ اسلام

کے خلاف لڑنے کی خدمت اپنے ذمے لی ہے۔ پس جو لوگ پرویز اور اس کی افواج کے خلاف لڑنے کو ناجائز قرار دیتے ہیں اور ایک حکمِ عام سے انہیں مستثنیٰ قرار دیتے ہیں، دراصل ان کے دلوں میں مرض ہے اور انہوں نے دنیا کو آخرت پر ترجیح دے دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

اَكُفَّارُكُمْ خَيْرٌ مِّنْ اُولٰٓئِكُمْ اَمْ لَكُمْ بَرَآءَةٌ فِى الزُّبُرِ. (القمر: ۴۳)

”کیا تمہارے کفار ان لوگوں سے بہتر ہیں یا تمہارے لیے (پہلی) کتابوں میں کوئی معافی لکھ دی گئی ہے؟“

میں پرویز اور اس کی فوج سے کہتا ہوں کہ تمہارا بھانڈا پھوٹ گیا ہے اور پوری امت، بالخصوص اہلِ پاکستان سے تمہاری غداریوں کا حال بھی کھل کر سامنے آ گیا ہے۔ اب یہ لوگ تمہاری عسکری نمائشوں کے اس دھوکے میں نہیں آنے لگے کہ تم ہر مرتبہ اپنے ہی لوگوں پر مصائب ڈھانے، بالخصوص اپنے ہی سرحدی علاقوں میں مسلمانوں کا قتلِ عام کرنے کے بعد توجہ بٹانے کے لیے کسی نئے میزائیل کا تجربہ کر لیتے ہو۔ بالکل اسی طرح جیسے تم نے لال مسجد میں قتلِ عام کرنے کے بعد ایک نئے میزائیل کا تجربہ کیا۔ آخر امت کو تمہارے اس اسلحے کا کیا فائدہ ہے؟ تمہارے ان تجربات، حتیٰ کہ تمہارے ایٹم بم کا بھی اسلام کو کیا فائدہ ہے؟ اس سارے اسلحے کے باوجود جب امریکی وزیرِ خارجہ پاول تمہارے پاس آیا تو تم لوگوں نے بالکل بزدلی کا مظاہرہ کیا، اس کے سامنے رکوع میں چلے گئے اور ذلیل غلاموں کی طرح اس کے سامنے بچھ کر سرزمینِ اسلام پاکستان کی فضائیں، زمین اور پانی، سب صلیبی امریکی افواج کے لیے کھول دیئے، تاکہ یہ صلیبی لشکر پہلے افغانستان اور پھر وزیرستان میں بسنے والے مسلمانوں کو قتل کر سکے۔ پس بربادی ہو تمہارے لیے! اور تُف ہو تم پر!

کیا عام مسلمانوں پر شیر بن کر حملہ آور ہوتے ہو؟
اور دشمن کو دیکھ کر خرگوش اور شترمرغ بن جاتے ہو؟

اور (اے پرویز!) تُو بھی یاد رکھ کہ تیرا مکہ مکرمہ جانا اور بیت اللہ کا طواف کرنا بھی تیرے کسی کام نہ آئے گا جب تک تُو کفر پر قائم ہے اور اسلام و اہلِ اسلام کے خلاف مصروفِ جنگ ہے۔ اگر کفر کے ساتھ کعبہ جانے سے کسی کو نفع پہنچتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ابولہب کو تو ضرور ہی پہنچتا!

اسی طرح ممکن ہے کہ کوئی شخص یہ کہے کہ پرویز کے خلاف مسلح خروج خونریزی کا سبب بنے گا۔

میں اس کے جواب میں کہتا ہوں کہ اگر تو مرتد حاکم کے خلاف قتال کا حکم انسانوں ہی میں سے کسی شخص نے دیا ہوتا تو پھر تو اس مسئلے میں عقل لڑانا، اپنی آراء پیش کرنا اور اس بارے میں بحث مباحثہ کرنا جائز ہوتا کہ کیا کریں اور کیا نہ کریں۔ لیکن اب، جب کہ آپ جانتے ہیں کہ مرتد حاکم کے خلاف قتال کا حکم اللہ تعالیٰ کی شریعت کا عطا کردہ حکم ہے، تو ایسے میں کسی مسلمان کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے بالمقابل اپنی رائے لائے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ:

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّ لاَ مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ وَ مَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلاً مُّبِيْنًا. (الأحزاب: ٣٦)

''اور کسی مومن مرد اور عورت کو یہ حق نہیں ہے کہ جب اللہ اور اس کے رسول کوئی امر مقرر کر دیں تو وہ اس کام میں اپنا بھی کچھ اختیار سمجھیں، اور جو کوئی اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے وہ صریح گمراہ ہو گیا۔''

پس جب بھی استطاعت پائی جائے، مرتد حاکم کے خلاف خروج کرنا واجب ہو جاتا ہے، اور آج عملاً یہی معاملہ ہے (یعنی مطلوبہ استطاعت موجود ہے)۔ اور جو شخص یہ سمجھتا ہو کہ خروج کے لیے درکار قوت ابھی تک فراہم نہیں ہوئی، تو اس پر یہ بات واجب ہے کہ وہ تیاری مکمل کرے اور جیسے ہی مطلوبہ قوت جمع ہو جائے مزید ٹال مٹول کیے بغیر پرویز اور اس کی افواج کے خلاف مسلح خروج کر ڈالے۔

پرویز، بلکہ مسلمانوں پر مسلط بیشتر حکمران چھلانگ لگا کر کرسیٔ اقتدار پر قابض ہو گئے ہیں اور اسلحے کے زور پر ہم پہ غیر الٰہی قوانین کے مطابق حکومت کر رہے ہیں۔ پس یہ معاملہ انتخابات، مظاہرات اور چیخنے چلانے سے واپس جگہ پر نہیں آئے گا۔ چنانچہ ان شرکیہ انتخابات اور ان بے مقصد راستوں سے بچو، کیونکہ لوہے کو لوہا ہی کاٹتا ہے، اور کافروں کا زور توڑنے کی واحد راہ قتال فی سبیل اللہ اور دیگر مسلمانوں کو اس پر ابھارنا ہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

فَقَاتِلْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ لاَ تُكَلَّفُ اِلَّا نَفْسَكَ وَحَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّكُفَّ بَاْسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ اللّٰهُ اَشَدُّ بَاْسًا وَّ اَشَدُّ تَنْكِيْلاً. (النساء: ٨٤)

''پس تم اللہ کی راہ میں لڑو۔تم اپنی ذات کے سوا کسی کے ذمہ دار نہیں۔اور دیگر مومنوں کو بھی ابھارو۔امید ہے کہ اللہ تعالیٰ کافروں کے زور کو توڑ دے گا اور اللہ زورِ جنگ میں بہت شدید ہے اور سزا کے لحاظ سے بھی بہت سخت ہے۔''

قتال فی سبیل اللہ ایک عبادت ہے اور اس عبادت کی بنیاد ہی جانیں قربان کرنے پر کھڑی ہے۔ اس راہ میں مسلمانوں کو دین کی حفاظت کی خاطر اپنا خون تو پیش کرنا ہی پڑتا ہے۔اس دین کی حفاظت کی خاطر جو ہم تک بھی تبھی پہنچ پایا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دانت شہید ہوئے، آپ کا سر زخمی ہوا اور آپ کا چہرہ مبارک خون سے تر ہو گیا۔اور دنیا کے بہترین لوگوں، یعنی حضرت حمزہؓ، حضرت مصعبؓ، حضرت زیدؓ اور حضرت جعفر رضی اللہ عنہم جیسوں کے لہو بہے۔پس یہی اصل رستہ ہے سو اسی کی پیروی کرو۔

لوگ فتح کا رستہ بھول گئے ہیں
اور یہ سمجھنے لگے ہیں کہ یہ بہت راحت و آسانی سے مل جاتی ہے
اور خون بہے بغیر ہی حاصل ہو جاتی ہے
آخر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والا جہاد آج کہاں چلا گیا ہے؟

الغرض، میری گفتگو کا خلاصہ یہ ہے کہ پاکستان میں بسنے والے مسلمانوں پر واجب ہے کہ وہ پرویز، اس کی حکومت، اس کی فوج اور اس کے تمام معاونین کو ہٹانے کی خاطر جہاد و قتال کے لیے اٹھ کھڑے ہوں۔ ان پر یہ بھی واجب ہے کہ وہ ایک امیر المؤمنین پر متفق ہو کر اس کی بیعت کریں جو پرویزی نظام کے خودساختہ شرکیہ دستور کی بجائے اللہ کی شریعت کے مطابق فیصلے کرنے کا اہتمام کرے۔ نیز یہ امر بھی ذہن نشین رہے کہ یہاں بسنے والے مسلمان کبھی بھی پرویز اور اس کے شرکیہ قوانین کی غلامی سے آزاد نہیں ہو سکتے جب تک کہ وہ ان علمائے سوء اور قائدین کے اثر سے آزاد نہ ہو جائیں جو اسلام کی طرف اپنی جھوٹی نسبت کرتے ہیں، حالانکہ وہی درحقیقت پرویز، اس کی حکومت اور اس کی افواج کے دفاع کا خطِ اوّل ہیں۔آپ حضرات پہلے بھی اپنی آنکھوں سے ان لوگوں کے مؤقف کا مشاہدہ کر چکے ہیں جب یہ کفر کے نرغے میں پھنسے ہوئے افغانی مسلمانوں کی نصرت کے لیے تو نہ اٹھے، لیکن ان فوجی مراکز اور ہوائی اڈوں کا محاصرہ ختم کرانے فوراً اٹھ کھڑے ہوئے جو پرویز نے امریکہ کو دیئے تھے، اور انہی ہوائی اڈوں سے امریکہ کے جنگی جہاز روزانہ اڑتے تھے اور ہم

پر تورا بورا، کابل، قندھار، پکتیا اور ننگرھار وغیرہ میں بمباری کیا کرتے تھے۔ اور آپ کی معلومات کے لیے یہ بھی عرض کرتا چلوں کہ پرویز نے لال مسجد اور جامعہ حفصہ پر حملے کی جرأت بھی تبھی کی تھی جب اس کو یہ اطمینان ہو چکا تھا کہ بیشتر علماء اور دینی جماعتوں کے قائدین اس شرعی جہاد کو چھوڑ چکے ہیں جسے اللہ تعالیٰ نے حق واضح کرنے کے لیے اپنی شریعت کا حصہ بنایا اور جس کا علم سب سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بلند فرمایا۔ صرف یہی نہیں، بلکہ ان لوگوں نے آگے بڑھتے ہوئے شرعی جہاد کو شرکیہ جمہوری طریقوں، پر امن مظاہرات اور جھوٹے وعدوں کی راہ سے بدل ڈالا، تا کہ یوں عام مسلمانوں کا غصہ بھی کسی مصروفیت میں لگ کر ٹھنڈا ہو جائے۔ پرویز تو اس دن بھی ان کا امتحان لے چکا تھا جب اس نے امارتِ اسلامیہ افغانستان کی کمر توڑی۔ یہ سب اس کے بعد خوشی خوشی، اپنی مرضی سے شرکیہ پارلیمنٹ میں شریک ہونے کے لیے پھر سے آ گئے، گویا کہ کوئی بات ہوئی ہی نہیں۔

پس اے پاکستان میں بسنے والے مسلمانو!

''حق'' ہر ایک سے بڑا ہے، ہر چیز پر مقدم ہے۔ اگر حق کو ہر ایک پر مقدم نہ رکھا جائے، اگر ہم قوی وضعیف سب پر یکساں انداز سے حدود اللہ لاگو نہ کریں، تو یہی دراصل ہلاکت کا راستہ ہے، جیسا کہ ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں بتلا گئے ہیں کہ

> ''تم سے پہلی امتیں اس وجہ سے ہلاک ہو گئیں کہ جب ان میں سے کوئی معزز آدمی چوری کرتا تو وہ اسے چھوڑ دیتے اور جب ان میں سے کوئی کمزور چوری کرتا تو اس پر حد (سزا) قائم کر دیتے۔ اور خدا کی قسم! اگر فاطمہ بنت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) بھی چوری کرے گی تو میں اس کا بھی ہاتھ کاٹ دوں گا۔'' **(بخاري: كتاب أحاديث الأنبياء، باب الغار)**

پس اے پاکستان میں بسنے والے نوجوانانِ اسلام!

بلاشبہ قلم تمہاری نیکیاں اور لغزشیں لکھ رہا ہے اور یہ عذر تمہارے کسی کام نہ آئیں گے کہ تمہارے علماء وزعماء کی ایک کثیر تعداد نے کافر حکام سے دوستی لگا رکھی ہے اور کچھ دیگر علماء پر طاغوتی حکمرانوں کے خوف سے ایسا ضعف طاری ہو گیا ہے کہ وہ حق بات کہنے اور اعلانیہ اس کا پرچار کرنے سے پیچھے ہٹ گئے ہیں۔ ان گڑھوں میں گرنے سے صرف وہی علماء مستثنیٰ رہے ہیں جن پر اللہ نے اپنا خصوصی رحم فرمایا ہے، اور ایسے علماء یا

تو جیلوں میں بند ہیں اور یا انہیں در بدری کا سامنا ہے۔ یہ عظیم مصیبت، یعنی علمائے سوء کا مرتد حاکم کے ہم رکاب ہو کر چلنا، اس کے ساتھ مداہنت کا رویہ اختیار کرنا، مخلص علماء و مجاہدین پر طعن و تشنیع کرنا، یہ سب کچھ راہِ حق سے دور رہنے کا کوئی عذر نہیں بن سکتا کیونکہ یہ مسئلہ پاکستان ہی کے ساتھ خاص نہیں، بلکہ یہ ایک ایسی مصیبت ہے جس کا شکار تمام عالمِ اسلام ہے، اور بلاشبہ برائی سے بچنے اور نیکی کرنے کی کوئی قوت ہمارے پاس نہیں سوائے اس کے جو اللہ عطا کرے۔

اے پاکستان میں بسنے والے اہلیانِ اسلام!

آپ میں سے ہر ایک اللہ تعالیٰ کے سامنے تنہا پیش ہوگا۔ ہر ایک سے صرف اس کے اپنے بارے میں سوال کیا جائے گا۔ پس اپنا فرض ادا کرنے کی فکر کرو۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے

> ''عقلمند وہ ہے جو اپنے نفس پر قابو رکھے اور موت کے بعد آنے والے (مراحل) کے لیے عمل کرے۔ اور احمق وہ ہے جو اپنے آپ کو اپنی خواہشات کے پیچھے چلائے اور پھر اللہ سے امیدیں باندھ لے۔'' (**مسند أحمد: مسند شداد بن اوسؓ**)

اور جان لو کہ جہاد جب فرضِ عین ہو جائے، جیسے کہ آج ہے، تو پھر دو ہی راستے باقی رہ جاتے ہیں، کوئی تیسری راہ نہیں۔ یا تو راہِ جہاد، جو کہ دراصل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ساتھ ایمان لانے والوں کی راہ ہے۔ دوسرا جہاد سے پیچھے بیٹھے رہنے والوں کا راستہ، جو دراصل متذبذبین اور منافقین کا راستہ ہے۔ پس اپنے لیے کوئی ایک رستہ چن لو! اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

> **رَضُوۡا بِاَنۡ یَّكُوۡنُوۡا مَعَ الۡخَوَالِفِ وَطُبِعَ عَلٰی قُلُوۡبِهِمۡ فَهُمۡ لَا یَفۡقَهُوۡنَ. لٰكِنِ الرَّسُوۡلُ وَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا مَعَهٗ جٰهَدُوۡا بِاَمۡوَالِهِمۡ وَ اَنۡفُسِهِمۡ وَ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ الۡخَیۡرٰتُ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ.**
>
> ''یہ اس بات پہ خوش ہیں کہ خانہ نشین عورتوں کے ساتھ (گھروں میں بیٹھ) رہیں اور ان کے دلوں پر مہر لگا دی گئی ہے، پس یہ سمجھتے ہی نہیں۔ لیکن پیغمبر اور جو لوگ ان کے ساتھ ایمان لائے، سب اپنے مال اور جان سے لڑے۔ انہی لوگوں کے لیے بھلائیاں ہیں اور یہی مراد پانے والے ہیں۔'' (التوبة: ۸۸،۸۷)

ہم، یعنی تنظیم القاعدہ کے ساتھی، اللہ تعالیٰ کو گواہ بنا کر کہتے ہیں کہ ہم مولانا عبدالرشید غازی اور ان کے ساتھیوں کے خون کا بدلہ پرویز اور اس کے ساتھیوں سے ضرور لیں گے۔ اور اسی طرح ہم ہر اس طاہر و پاکیزہ خون کا بدلہ لے کر رہیں گے جو ان ظالموں کے ہاتھوں بہا ہے، جن میں سرِ فہرست ابطالِ اسلام کا وہ لہو ہے جو وزیرستان میں بہایا گیا، خواہ شمالی وزیرستان میں ہو، یا جنوبی وزیرستان میں۔ اور اسی پاکیزہ لہو میں دو محترم قائدینِ جہاد، کماندان نیک محمد اور عبداللہ محسود رحمۃ اللہ علیہما کا خون بھی شامل ہے۔ یقیناً وزیرستان کے قبائل نے عالمی کفر...... یعنی امریکہ، اس کے حلیفوں اور اس کے آلۂ کاروں...... کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر استقامت کے ساتھ ایک تاریخی کردار ادا کیا ہے۔ ایک ایسا عظیم کردار جو بڑے بڑے ممالک بھی ادا کرنے سے عاجز رہے۔ ان کی اس ثابت قدمی کا اصل سبب ان کا اللہ تعالیٰ پر ایمان اور اسی پر توکل ہے۔ انہوں نے اللہ ہی کی خاطر عظیم جانی اور مالی قربانیاں دیں۔ میں اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ اس راہ میں جو کچھ ان سے چھن گیا اللہ تعالیٰ انہیں اس سے بہت بہتر نعم البدل عطا فرمائے! مسلمان کبھی بھی اہلِ وزیرستان کا یہ عظیم کردار نہ بھولیں گے۔ نہ ہی علمائے اسلام، قائدینِ امت اور ابنائے ملت کا یہ خون یونہی رائیگاں جانے دیا جائے گا، جب تک کہ ہمارے جسم و جاں میں خون کا آخری قطرہ تک موجود ہے۔ اللہ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں یہ عہد پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے!

اے اللہ! اے ہمارے رب! ہمارے جو بھائی اور بہنیں قتل کر ڈالے گئے ان کی شہادتیں قبول فرما اور زخمیوں کو اپنے خصوصی کرم سے شفا دے! اے اللہ ان کی قبروں کو ان پر کشادہ کر دے! ان کے اہل و عیال میں ان کا خلیفہ بن جا! اور علیین میں ان کے درجات بلند فرما!

اے اللہ! بلاشبہ پرویز، اس کے وزراء، اس کے علماء اور اس کی افواج نے افغانستان و پاکستان میں تیرے اولیاء سے دشمنی لگائی، بالخصوص وزیرستان، سوات، باجوڑ اور لال مسجد میں تو دشمنی کی انتہا کر دی۔ اے اللہ! پس تو ان کی کمر توڑ دے! ان کی جماعت کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے! ان کی وحدت پارہ پارہ کر دے! اے اللہ! تو ان سے ان کے عزیز و اقارب چھین لے جیسے انہوں نے ہم سے ہمارے عزیز و اقارب چھینے!

اے اللہ ہم ان کے شر سے تیری پناہ مانگتے ہیں اور تجھے ان کی گردنوں پر مسلط کرتے ہیں!

اے اللہ! ان کی تدبیروں کو انہی کی تباہی کا سبب بنا دے!

اے اللہ! تو جیسے بھی چاہے ان کے مقابلے میں ہمارے لیے کافی ہو جا!

اے اللہ! تو ان کو اپنی گرفت میں لے لے کیونکہ بلاشبہ وہ تجھے عاجز نہیں کر سکتے!

اے اللہ! تو ان میں سے ایک ایک کو گن لے! ان کو قتل کر کے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈال! ان میں سے کسی ایک کو بھی باقی نہ چھوڑ!

اے اللہ! ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا لے!

اللّٰهم صلى و سلم على نبينا محمد و على آله و صحبه اجمعين.